رمضان کا مہینہ وہ ہے
جس میں قرآن حکیم نازل کیا گیا
(البقرہ : 185)

رمضان اور قرآن

شعبۂ دعوت و تربیت

انجمن خدّام القرآن سندھ ' کراچی

قرآن اکیڈمی خیابانِ راحت' درخشاں' ڈیفنس فیز VI ' کراچی
فون نمبر: 23 - 5340022 ' فیکس :5840009
ای میل : karachi@quranacademy.com
ویب سائٹ :www.quranacademy.com

رمضان اور قرآن

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (البقرہ : 185)

"رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت اور حق و باطل میں فرق کے کھلے دلائل ہیں۔ پس جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پائے، وہ اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے مشکل نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم تعداد پوری کرو اور اللہ نے تمہیں جو ہدایت بخشی ہے اس پر اس کی بڑائی کرو اور تاکہ تم اس کا شکر کرسکو"۔

دن کا روزہ رات کا قیام - دو متوازی عبادتیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(متفق علیہ)

”جس کسی نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اوراحتساب کے ساتھ تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے اور جس نے قیام کیا رمضان (کی راتوں) میں ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے گئے اور (اسی طرح) جس نے قیام کیا شب قدر میں ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے (بھی) پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے گئے“۔

روزے اور قرآن کی شفاعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”روزہ اور قرآن دونوں بندے کے حق میں سفارش کریں گے روزہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو دن میں کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روکے رکھا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہےگا: اے میرے پروردگار! میں نے اس کو رات کو سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا اس کے حق میری سفارش قبول فرما چنانچہ روزے اور قرآن دونوں کی سفارش اس بندے کے حق میں قبول فرمائی جائے گی“۔

رمضان کی آمد پر رسول اللہ ﷺ کا ایک خطبہ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ؓ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ
فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّ قِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ
مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ
اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَ شَهْرُ
الْمُوَاسَاةِ وَ شَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةٌ
لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقُ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ
شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ
مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَاُ حَتّٰى يَدْخُلَ
الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَ مَنْ
خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

" حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا ۔ اس میں آپ ﷺ نے فرمایا :

" اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے ۔ اس مبارک مہینہ کی

ایک رات (شب قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس مہینے کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں میں بارگاہِ خداوندی میں کھڑا ہونے (یعنی نماز تراویح پڑھنے) کو نفل عبادت مقرر کیا (جس کا بہت بڑا ثواب رکھا ہے)۔ جو شخص اس مہینے اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی غیر فرض عبادت (یعنی سنت یا نفل) ادا کرے گا تو اس کو دوسرے زمانہ کے فرضوں کے برابر اس کا ثواب ملے گا اور اس مہینہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے زمانہ کے ستر فرضوں کے برابر ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو (اللہ کی رضا اور ثواب کے حصول لئے) افطار کرایا، تو اس کے گناہوں کی مغفرت اور آتشِ دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ آپؐ سے ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم میں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان حاصل نہیں ہوتا تو کیا غرباء اس ثواب سے محروم رہیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا صرف پانی ہی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرادے اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلائے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (یعنی کوثر) سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس ہی نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا (اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتشِ دوزخ سے آزادی ہے۔ جو آدمی اس مہینے میں اپنے غلام وخادم کے کام میں تخفیف وکمی کردے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور اس کو دوزخ سے رہائی اور آزادی دے دے گا"۔

فضیلتِ قرآن

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَاُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ -- هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ -- مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ -- وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ -- وَهُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَآءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَآءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ -- هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا : **اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ** ! مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ)

"حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں خبردار میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ ایک بڑا فتنہ آنے والا ہے! میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس فتنہ سے نجات پانے کا ذریعہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی کتاب' اس میں تم سے پہلی امتوں کے (سبق آموز) واقعات ہیں اور تمہارے بعد کی اطلاعات (یعنی اعمال واخلاق کے مستقبل میں ظاہر ہونے والے دنیوی و اخروی نتائج) بھی ہیں اور تمہارے درمیان جو مسائل پیدا ہوں گے ان کا حکم اور فیصلہ (عادلانہ حل) موجود ہے، وہ فیصلہ کن کلام ہے (یعنی دنیا اور آخرت میں فیصلے اس کی بنیاد پر ہوں گے) اور وہ فضول بات نہیں ہے، جو سرکشی کی وجہ سے اس کو چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو توڑ کے رکھ دے گا اور جو کوئی قرآن کے بغیر ہدایت

تلاش کرے گا اللہ اس کو گمراہ کردے گا (یعنی وہ ہدایتِ حق سے محروم رہے گا)۔ قرآن ہی اللہ کی مضبوط رسّی یعنی اللہ سے تعلق کا مضبوط وسیلہ ہے اور حکمت بھرا ذکر ہے اور وہی صراطِ مستقیم ہے، وہی حق مبین ہے جس کے اتباع سے خیالات کجی سے محفوظ رہتے ہیں اور زبانیں اس میں تحریف نہیں کرسکتیں (یعنی جس طرح پچھلی کتابوں کو محرفین نے کچھ کا کچھ پڑھ کر ان کو تبدیل کردیا، اس طرح قرآن میں کوئی تحریف نہیں ہوسکے گی) اور علم والے کبھی اس کے علم سے سیر نہیں ہونگے (یعنی قرآن میں تدبر کا عمل اور حقائق ومعارف کی تلاش کا سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا اور کبھی ایسا وقت نہیں آئے گا کہ قرآن کا علم حاصل کرنے والے محسوس کریں کہ ہم نے علمِ قرآن پر پورا عبور حاصل کرلیا ہے بلکہ ان کے علم کی طلب اور بڑھتی جائے گی) اور وہ (قرآن) کثرتِ تلاوت سے کبھی پرانا نہیں ہوگا (یعنی جس طرح دنیا کی دوسری کتابوں کا حال ہے کہ بار بار پڑھنے کے بعد ان کے پڑھنے میں آدمی کو لطف نہیں آتا قرآن مجید کا معاملہ بالکل برعکس ہے یہ جتنا پڑھا جائے گا اور جتنا اس میں تدبر و تفکر کیا جائے گا اتنا ہی اس کے لطف ولذت میں اضافہ ہوگا) اور اس کے عجائب (یعنی دقیق ولطیف حقائق اور معارف) کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ قرآن کی یہ شان ہے کہ جب جنات نے اس کو سنا تو بے اختیار بول اٹھے:

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ

ہم نے دل کو متاثر کرنے والا قرآن سنا ہے جو رہنمائی کرتا ہے بھلائی کی طرف پس ہم اس پر ایمان لے آئے۔

جس نے قرآن کے موافق بات کہی اس نے سچی بات کہی اور جس نے قرآن پر عمل کیا وہ مستحق اجر وثواب ہوا جس نے قرآن کے موافق فیصلہ کیا اس نے عدل وانصاف کیا اور جس نے قرآن کی طرف دعوت دی اس کو صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب ہوگئی''۔

قرآنِ مجید کے حقوق

عَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَافْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا

(رواه البيهقي في شعب الايمان)

حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے قرآن والو! قرآن کو اپنا تکیہ اور سہارا نہ بناؤ بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے ' اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو خوش الحانی سے پڑھا کرو اور اس میں تدبر کرو امید رکھو کہ تم اس سے فلاح پا جاؤ گے اور اس کے ثواب کے حوالے سے جلدی نہ کرو ' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا عظیم ثواب (اپنے وقت پر) ملنے والا ہے''۔

قرآنِ حکیم کے سیکھنے اور سکھانے کے لئے جمع ہونے کی برکات

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ھریرۃؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا نبی اکرم ﷺ نے جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور آپس میں اسے سیکھتے اور سکھاتے ہیں تو ان پر سکون اور اطمینان کا نزول ہوتا ہے اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا تذکرہ اپنے مقربین کی محفل میں کرتا ہے۔